سوال

(60) نمازجنازہ میں بلند آواز سے قراءت اوردعا؟؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمازجنازہ میں بلند آواز سے قراءت اوردعا پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جنازے کی نماز میں سورہ فاتحہ اوراس کے بعد کی سورہ بلند آواز پڑھنا جائز بلکہ سنت ہے۔ منتقی الاخبار میں ہے۔

عن ابن عباس انہ صلی علی جنازۃ فقراء بفاتحۃ الکتاب وقال لتعلموا انہ من السنۃ (رواہ ابوداوٗد و بخاری وترمذی۔ وصححہ والنسائی)

وقال فیہ فقراء بفاتحۃ الکتاب وسورۃ وجہر فلما فرغ قال سنۃ وحق

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی اور سورہ فاتحہ باآواز بلند پڑھی۔ اور فرمایا کہ میں نے سورہ فاتحہ کو باآواز بلند اس لئے پڑھا ہے۔ کہ تم جان لوکہ یہ سنت ہے۔ اور روایت کیا اس کو ابوداوٗد و بخاری اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اوراس کو نسائی نے بھی روایت کیا ہے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاتحہ الکتاب اورایک اور سورۃ پڑھی۔ اور باآواز بلند پڑھی۔ اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ سنت اور حق ہے۔ واضح رہے کہ اس روایت میں سنت سے مراد سنت نبوی ﷺ ہے۔ یعنی نماز جنازہ میں فاتحہ اور کوئی دوسری صورت باآواز بلند پڑھنا۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ فتح الباری میں ہے۔

وقد اجمعوا علی ان قول الصحابی سنۃ حدیث مرفوع الخ

یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سنت ہے۔ اس لفظ سنت سے مراد حدیث مرفوع (قول رسول اللہ ﷺ) ہے۔ علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نیل الاوطار صفحہ 53 جلد 3 میں فرماتے ہیں۔ (قولہ وجھر) فیہ دلیل علی الجھر فی قراءۃ صلوٰۃ الجنازہ یعنی لفظ جھر میں دلیل ہے۔ بلند قراءت پڑھنے کی نماز جنازہ پر۔

سراج الوہاج صفحہ 300 جلد نمبر 1 میں ہے۔

بل الحدیث فیہ دلالۃ واضحۃ علی الجہر بالدعاء فی صلوۃ الجنازۃ ولا مانع منہ شرعا وعقلا ولا داعی الیہ فیکون الجہر والاسرار فیہا سواء کباقی الصلوات الخ

بلکہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے۔ اوپر اونچی دعا پڑھنے کے نماز جنازہ میں اور اس سے کوئی منع کرنے والا نہیں شرعا اور نہ عقلا اور نہ کوئی اس کا دعوے کرنے والا ہے۔

پس جنازہ قراءۃ میں بلند آواز پڑھنی یا آہستہ پڑھنی جنازہ میں دیگر نمازوں کیطرح برابر ہے۔ جنازہ میں دعا بلند آواز سے پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ مسلم مسلم شریف اور نسائی شریف میں ہے۔

عن عوف بن مالک قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ یقول اللھم اغفرلہ وارحمہ الحدیث

یہ عالمبی زکر کرکے حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

فتمنیت ان لوکنت انا المیت لدعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاک المیت

پس آرزو کی میں نے کاش کہ یہ میت میں ہوتی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کی وجہ سے شوق پیدا ہوا۔ ایک روایت مسلم میں یہ لفظ بھی ہیں۔ فحفظت من دعائہ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا اس وقت یاد کرلی یعنی رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ پڑھا۔ بلند آواز سے دعا پڑھی تو میں نے یاد کرلی۔ اب تمام احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورہ اور دعا رسول اللہ ﷺ نے بھی بلند آواز سے پڑھی۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بلند آواز سے پڑھی۔ جب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے بلند آواز سے جنازہ کیوں پڑھا۔ تو جواب دیا کہ تم جان لو کہ یہ فعل سنت ہے جس طرح جنازہ میں سورہ فاتحہ ودیگر سورہ اور دعا بلند آواز سے سنت ہے اسی طرح قرآن شریف بھی بلند آواز سے پڑھنا سنت ہے۔

تنقیح الرواۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ رجال اسنادہ مالک رجال الصحیح الخ اس حدیث کے تمام راوی صحیح بخاری کے ہیں۔ اب رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبد اللہ بن مسور بن مخرمہ اور ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات سے قراءۃ بالجہر ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ تمام حدیثیں صحیح ہیں۔ عون المعبود شرح ابی داوٗد صفحہ 189 جلد 3 میں تمام روایات زکر کرکے لکھتے ہیں۔

قلت والظاہر ان الجہر والاسرار بالدعاء فی صلوۃ الجنازۃ جائزان وکل من الامرین مروي عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا ہوالحق واللہ اعلم

میں کہتا ہوں جملہ دلائل سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جنازہ میں قراءۃ بلند آواز یا آہستہ آواز سے پڑھنا دونوں جائز ہیں۔ اور ہر فعل رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ یہی بات حق اور درست ہے۔ ان تصریحات محققین سے جہری جنازہ کا جواز ثابت ہوگیا۔ لیکن مجھے تعجب ہوا کہ اہل حدیث ہی کے بعض حلقے اس پر ناگواری ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ ایک جائز بلکہ بعض کے نزدیک افضل امر پر کم ازکم ناگواری ایک غلط رجحان ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 58